ٹورانٹو ۔ کنیڈا

پندرہ روزہ

الہلال

قیمت ۵۰ سینٹ

جلد ۱۱
شمارہ ۲۳

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

۲۵ جمادی الاول ۱۴۰۳
۱۰ مارچ
۲۵ فصلی ۱۹۸۳

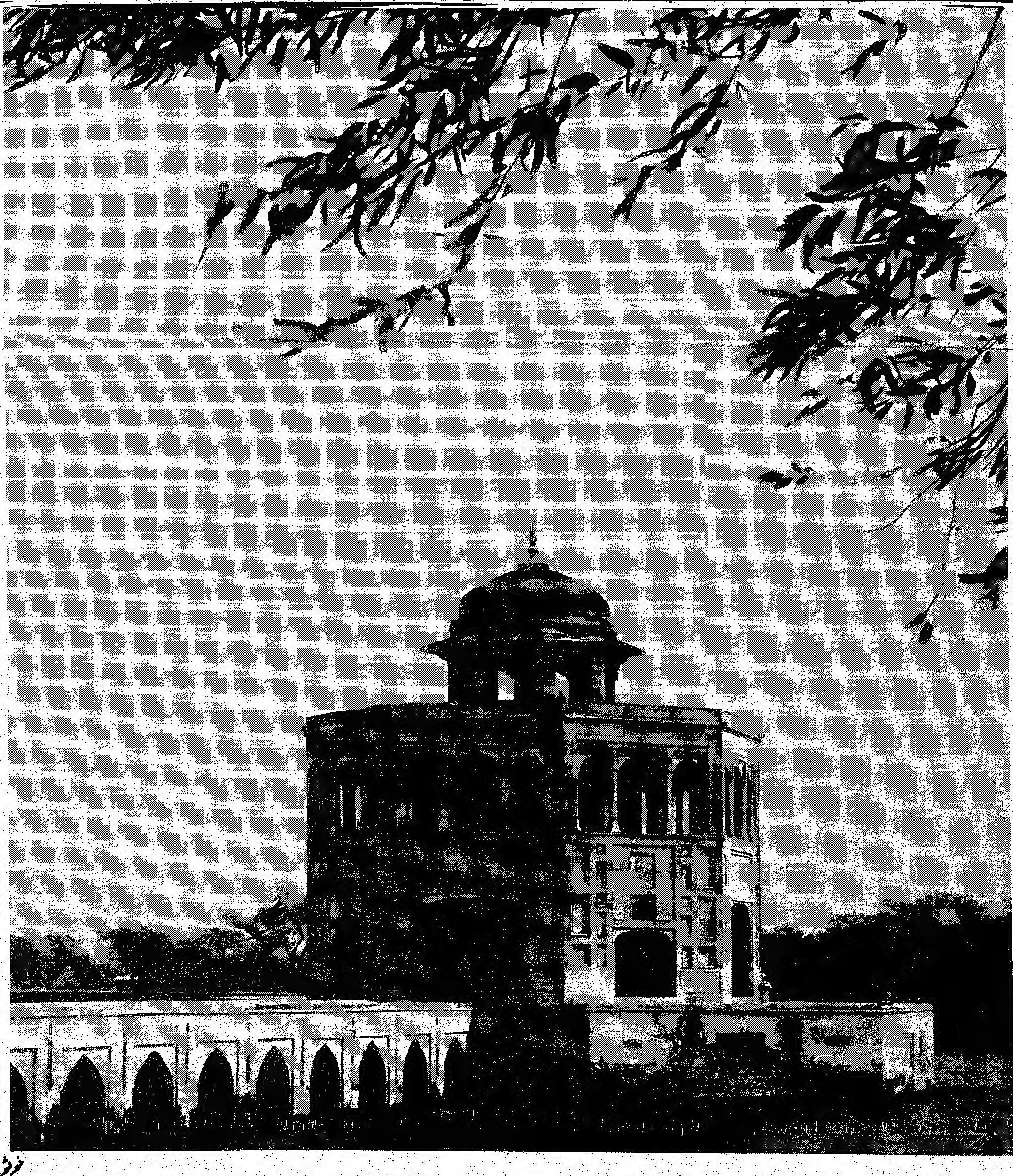

فوٹو: اوریک

"پاکستان کے اصل حکمران"

موجودہ حکومت کو اقتدار سے محروم کرنے کیلئے میدان عمل میں اتر چکے ہیں"

کراچی — گذشتہ چند ماہ سے مسلسل آتش فشاں کا دہانہ بنا ہوا ہے۔ پہلے طلباء کے ہنگامے شروع ہوئے اور کراچی کی سڑکیں "ہائے ہائے" کے فلک شگاف نعروں سے گونجنے لگیں۔ طلباء کا تازہ احتجاجی پروگرام اب دو ماہ سے اوپر کا عرصہ گزر چکا ہے اور ختم نہ ہونے جا رہا ہے۔ طلباء کے ہنگاموں کا پس منظر آپ انہی صفحات میں تفصیلی طور پر دیکھیں گے اس لئے یہاں ان کا ذکر بے محل ہوگا۔ البتہ مختصراً یہ سمجھ لیں کہ طلباء کے احتجاج کے پس پشت مکمل طور پر بیوروکریسی اور پولیس کا ہاتھ ہے جس نے اچھے خاصے پرامن ماحول کو کشیدہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

ابھی کچھ ہی عرصہ قبل تو کراچی کو دھرا میں انتظامیہ کی لاپرواہی اور تساہل کی بدولت شیعہ سنی فساد بپا ہو گیا۔ اگر مقامی انتظامیہ یہ چاہتی تو اس افسوسناک سانحہ کے رونما ہونے سے پیشتر ہی اس پر بحسن و خوبی قابو پا سکتی تھی لیکن نامعلوم وجوہ کی بنا پر جن کا جائزہ ابھی ہم لیں گے، کراچی کی مقامی انتظامیہ نے ہر دو فریقین کی شکایات کا بروقت ازالہ نہ کیا اور نتیجے کے طور پر ایک ایسی صورتحال پیدا ہو گئی جس کا اختتام حکومت کی شکست، پسپائی اور ہزیمت پر ہوا۔

واقعہ صرف یہ تھا کہ گودھرا میں اہل تشیع کے چند گھرانے آباد ہیں۔ ان گھروں کے درمیانی حصے میں ایک خالی پلاٹ پر اہل تشیع نے اپنا امام باڑہ بنا لیا۔ وہ بھی اس طرح کہ چار دیواری کھڑی کر کے اوپر قناتیں وغیرہ لگا دیں۔ اور لاؤڈ سپیکر فٹ کئے اور مجالس کا انعقاد شروع کر دیا۔ بدقسمتی سے اب یک شیعہ اور سنی ہر دو فرقوں میں ایسے مولوی حضرات بکثرت پائے جاتے ہیں جنہیں صرف ایک ہی نام سے یاد کیا جا سکتا ہے — "فسادی"۔

ان فسادی مولویوں کی دال روٹی ہی اس طرح چلتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر کے لوگوں کو آپس میں لڑاتے رہیں، مذہبی اختلافات کو ہوا دیتے رہیں اور جذبات مشتعل کر کے لوگوں پر اپنی مذہبی قیادت کا تسلط جمائے رکھیں، جیسا کہ اخبار وطن کی ایک گزشتہ اشاعت میں ان حضرات کو ایسے چرخ والے پراسرار بندے کہا گیا تھا یعنی ایسے ہی ہو گئے ہیں، چنانچہ ایسے ہی چند پراسرار بندوں نے لاؤڈ سپیکر کے بے محابا استعمال کے ذریعے قرب و جوار کی سنی آبادی کو مشتعل کر دیا۔

علاقے کے لوگ اپنے کونسلر کی سرکردگی میں ایک وفد بنا کر امام بارگاہ گئے اور شیعہ اکابرین سے اس مسئلے پر گفتگو کرنا چاہی لیکن بعض شرپسند عناصر نے گفتگو پرامن ماحول میں نہ ہونے دی اور وفد کے ساتھ جھگڑا کر لیا۔ یہ ایک طے شدہ امر ہے کہ لاکھوں کے مجمع کو خراب کرنے کے لئے صرف دو آدمی کافی ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہاں بھی ایسا ہی ہوا اور چند آدمیوں کے لڑائی جھگڑے نے شیعہ سنی فساد کی شکل اختیار کر لی، امام بارگاہ میں آگ لگی ایک شیعہ نذر آتش ہوا، جو لوگ اس آتشزدگی کی زد میں آئے اب وہ چاہے شیعہ ہوں یا سنی، بہرحال وہ مسلمان ہیں اور یہ بات دونوں ہی کے سوچنے کی تھی کہ وہ جذباتی اشتعال کے عالم میں کیا کر رہے ہیں۔

جوشیلی تقریر کے بعد اہل تشیع بھاری تعداد میں سروں سے کفن باندھے ہوئے کراچی کی سڑکوں پر نکل آئے اور ایم اے جناح روڈ پر قبضہ کر کے دھرنا جما لیا۔ ایم اے جناح روڈ کراچی کی مرکزی شاہراہ ہے جس کے قرب و جوار میں بالکل جنگ کا سا سماں تھا۔ پانچ گھنٹے کے بعد جناح روڈ اس وقت خالی کی گئی جب حکومت نے اہل تشیع کے مطالبات کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے اور ان کی ایک ایک بات غیر مشروط طور پر تسلیم کر لی گئی۔ اہل تشیع کے مطالبات تسلیم ہونے اور سڑکوں کا گھیراؤ ختم ہونے کے بعد سواد اعظم اہلسنت کے رہنماؤں نے اپنی جوابی تحریک شروع کر دی جو تاحال جاری ہے۔

اسی اثناء طلباء کے ہنگاموں نے بھی شدت اختیار کر لی، اور کراچی میں سرکاری عمارات کو آگ لگانے کے علاوہ سرکاری بسیں بھی اغوا کر لی گئیں۔ اس کے اگلے ہی روز طلباء نے کراچی میں ... کے خلاف چھٹا ٹیسٹ میچ درہم برہم کر دیا۔ طلباء کا احتجاج اب تقریباً پورے پاکستان میں پھیل چکا ہے اور کراچی میں طلباء کے جلوس پر پولیس کے لاٹھی چارج اور اشک آور گیس کے استعمال کے بعد صورت حال مزید کشیدہ ہو چکی ہے۔

راولپنڈی اور اسلام آباد میں پولیس اور تاجروں کے درمیان ناجائز تجاوزات گرانے پر تصادم ہو چکے ہیں اور یہ آگ بھی پاکستان بھر میں پھیلی ہوئی ہے۔

لیکن اس آتشیں ماحول میں نفاذ اسلام کمیٹی کی جانب سے قانون شہادت کا مسودہ عوام کے مطالعے کے لئے جاری کیا گیا جس میں اسلامی قوانین کے تحت خواتین کی شہادت کو مردوں کے نصف قرار دیا گیا تھا۔ اس قانون کے مسودے کو ایم آر ڈی کے حامیوں نے خواتین کے جذبات مشتعل کرنے کے لئے استعمال کیا اور وہ اس میں کسی حد تک کامیاب بھی رہے۔ ترقی پسند خواتین نے یہ سوچے سمجھے بغیر کہ اسلامی قوانین کو تبدیل کرنے کی جسارت کوئی بھی نہیں کر سکتا اور ان کے خلاف آواز اٹھا کر وہ ارتداد کی مرتکب ہو رہی ہیں لاہور میں سات خواتین تنظیموں کی اپیل پر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک احتجاجی جلوس نکال دیا۔

کراچی نے خطرے کی گھنٹی بجا دی

جلوس لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو یادداشت پیش کرنا چاہتا تھا، لیکن راستے ہی میں لیڈی پولیس نے جلوس پر دھاوا بول دیا۔ جب خواتین کا جلوس لیڈی پولیس کے قابو میں نہ آ سکا تو مردانہ پولیس نے لاٹھی چارج کے علاوہ اشک آور گیس بھی استعمال کی اور خواتین کو پکڑ پکڑ کر ٹرکوں میں بھرنا شروع کر دیا۔ کئی خواتین جن میں ایک انگریزی اخبار کی لیڈی رپورٹر مریم حبیب بھی شامل تھیں، شدید طور پر زخمی ہو گئیں، بعد ازاں صوبائی وزیر میاں صلاح الدین کی مداخلت پر گرفتار خواتین کو رہا کر دیا گیا اور جلوس پر لاٹھی چارج کی تحقیقات کے بارے میں وفاقی وزیر داخلہ نے بھی مجلس شوریٰ میں بیان جاری کیا۔ اس سے اگلے روز کراچی کی خواتین نے بھی مظاہرہ کیا اور یہاں بھی خواتین کی پولیس کے ساتھ ہاتھا پائی ہوئی۔

یہ چند واقعات یہاں محض بطور نمونہ درج کئے گئے ہیں، ورنہ حقیقت اس سے کہیں زیادہ تلخ ہے اور بے چینی و اضطراب کی جو لہر پورے پاکستان خصوصاً کراچی میں اس وقت موجود ہے وہ جنرل ضیاءالحق کے طویل ترین مارشل لاء دور میں اب تک کبھی نظر نہ آئی تھی، یوں لگتا ہے، جیسے لوگوں کو بیدار کرنے کے سلسلے میں کراچی کا پہلا قطرہ ثابت ہوا ہو کیونکہ اس کے بعد احتجاج ہنگامے، جلوس وغیرہ کا ایک لامتناہی سلسلہ سا شروع ہو گیا ہے، خوف و ہراس کے دن جاتے رہے ہیں۔

عرصہ نو سال سے قوم سیاسی ... اب تھکتے سے نظر آنے لگے ہیں، جنرل ضیاءالحق کے سخت مارشل لاء کا جو دبدبہ عوام کے دلوں میں بیٹھا ہوا تھا، اب اس کا رعب بہت کم ہو گیا ہے۔ کراچی نے خطرے کی گھنٹی بجا دی ہے اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جو تحریک کراچی سے چلی ہے وہ آہستہ آہستہ پورے ملک میں پھیل گئی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کراچی یا ملک کے دیگر حصوں کے عوام از خود موجودہ حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں، یا اس کے کوئی سیاسی یا غیر سیاسی محرکات بھی ہیں تو اس سلسلے میں ایک انتہائی محتاط تجزیے کے بعد جو نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں وہ یہ کہ عوام کی موجودہ بیداری کی لہر میں سیاست دانوں یا دیگر عوامل کا ہاتھ کم اور پاکستان کے اصل حکمرانوں کا ہاتھ زیادہ ہے۔ پاکستان کے اصل حکمران جنہیں عرف عام میں انتظامیہ، نوکر شاہی، افسر شاہی اور بیوروکریسی کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اب موجودہ سیٹ اپ سے بھی اسی طرح بیزار ہو چکے ہیں۔

پاکستان کی نوکر شاہی کا طرز عمل یہ رہا ہے کہ جب تک کسی حکمران یا حکمران طبقے نے ان کے مفادات کی حفاظت کی ہے اور ان سے بنا رکھی ہے، تب تک نوکر شاہی بھی اس کے اقتدار کی مضبوطی کا سرچشمہ ہی بنی رہی ہے، لیکن جو بھی کوئی حکمران اس عنصر سے بگاڑ پیدا کرتا ہے یا ان کے مفادات سے زیادہ کسی دوسرے طبقے مثلاً عوام الناس کے مفادات کی طرف دھیان دیتا ہے، نوکر شاہی نے مخالفانہ حربے اختیار کر کے اسے اقتدار ہی سے محروم کر دیا ہے۔ اور بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ پاکستان کا ہر سابق حکمران صرف اس وقت اقتدار سے محروم ہوا ہے جب اس نے یہ باور کر لیا کہ اب وہ اپنے پاؤں مضبوطی سے جما چکا ہے۔

جنرل ضیاءالحق اور ان کی حکومت سیاسی خطوط پر پارٹی پر بیٹھی ہوئی ہے، اب اگر کوئی عنصر ہوشیاری سے ان کی غلطیوں کا تجزیہ؟ کر کے عوام کو ان کے مقابل صف آرا کر سکتا ہے تو یقیناً جنرل کی حکومت اور اقتدار کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے لیکن یہ عنصر سیاست دان نہیں ہو سکتے، نہ وہ اس قابل نظر آتے ہیں، بلکہ یہ عنصر ہمیشہ کی طرح اب کے بھی بیوروکریسی ہی ہے، سیاست دان یا دوسرے عناصر زیادہ سے زیادہ اس کے آلہ کار ہو سکتے ہیں ان کی کٹھ پتلیاں ہلانے والے اصل ہاتھ دوسرے ہی کے ہیں۔

اہل تشیع کی قوت کو مشتعل کر دینے کے بعد ان کے ہاتھوں حکومت کی رسوائی کا سامان کرانے کے بعد ان کے مطالبات خاموشی سے تسلیم کرا لئے جیسے حکومت نے یکایک اہل تشیع کی متحدہ قوت کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے ہوں، اسی طرح ایک تیر سے ایک ہی وقت میں کئی شکار کھیلے گئے، ایک طرف تو دوسرے فرقے کو یہ تاثر دیا گیا کہ اگر اہل تشیع قوت کے استعمال کی دھمکی دے کر اپنے جائز مطالبات تسلیم کرا سکتے ہیں تو یقیناً دوسرا فریق بھی ایسا کر سکتا ہے اور اسے ایسا کرنا چاہیئے، دوسری جانب حکومت سے ایک فرقے کو متنفر کر دیا گیا گویا حکومت نے کسی ایک فرقے کے معاملے میں جانبداری کا مظاہرہ کیا ہے اور دوسرے کی حق تلفی کی ہے۔ پھر جب لاہور میں خواتین کے جلوس پر لاٹھیاں برسائی گئیں تو نہایت کامیابی کے ساتھ عوام کو یہ تاثر بھی دے دیا گیا کہ حکومت کا زور صرف کمزور خواتین پر ہی چلتا ہے، اور اس کے حکومت کرنے کا سنہری اصول ہی یہ ہے کہ طاقتور کے سامنے جھک جاؤ ...... کمزور کی گردن مروڑ دو۔

اس قسم کے تاثرات کو عوام کے ذہنوں میں جگہ دینا اور انہیں مضبوط کرنا انہیں شورش اور ہنگامہ آرائی پر اکسانے کے مترادف ہے۔ سو عوام کے مختلف طبقے اب اس راستے پر گامزن ہوتے نظر آ رہے ہیں، اور اگر یہ سلسلہ بروقت نہ روکا گیا، عوام کے مختلف طبقات کی شکایات کا ازالہ فوری طور پر بغیر قوت کے استعمال کے، کرنے کی روش اختیار نہ کی گئی تو ہمیں یقین ہے کہ جنرل ضیاءالحق اور ان کے ساتھی ۱۹۸۵ء کا پورا سال بھی اقتدار میں رہ کر گزار نہ سکیں گے۔

+++++++++

We announce the opening of our new store in at SCARBOROUGH
3258 Lawrance Ave. E.
One block East of McCowan
Tele: (416) 438-5224
"تازہ حلال گوشت ۔ تازہ حلال مرغیاں
ہر قسم کی اعلیٰ گروسری ۔ تازہ سبزیاں
SPICE TOWN
2210 Dundas Street West
(Near Jami Mosque)
Phone: (416) 532-8267
(Free Delivery)

آسام کے وحشیانہ قتل عام میں ہزاروں مسلمان ہلاک

دو لاکھ تیس ہزار مسلمان ہجرت کر کے دوسرے علاقوں میں چلے گئے

آسام کے متاثرہ اضلاع کو آفت زدہ قرار دے دیا گیا

بھاری تعداد میں مزید فوجیں آسام پہنچا دی گئیں

[illegible]

میٹرو ٹورانٹو میں جائیداد رکھنے والوں اور کرایہ داروں کے لیے ۱۹۸۲ء کے ٹیکسوں کا تخمینہ

Your 1982 Assessment Notice

حسب ذیل بلدیات میں جائیداد رکھنے والوں اور کرایہ داروں کو ۱۰ مارچ یا اس سے قبل ہی ۱۹۸۳ء کے میونسپل اور اسکول ٹیکسوں سے متعلق ۱۹۸۲ء کی تخمینہ نوٹس بھیج دی گئی ہے:

ایسٹ یارک، ایٹوبیکو، یارک، اسکاربرو، نارتھ یارک اور ٹورانٹو۔

تخمینہ کی نوٹس کے ساتھ یہ معلومات بھی فراہم کی گئی ہیں کہ آپ اس سلسلے میں کس طرح اپیل کر سکتے ہیں اور آپ کے علاقے میں اوپن ہاؤس کے اوقات کیا ہوں گے۔

اوپن ہاؤس میں سوالات کے جوابات دیے جائیں گے۔ آپ کے علاقائی دفتر میں سہولت کے اوقات میں اضافہ کر دیا جائے گا تاکہ آپ کو اپنے ٹیکسوں کے تخمینہ کی جانچ کا موقع مل سکے۔

دفتر کے کارندے آپ کو تمام ٹیکسوں کی تفصیل بتائیں گے۔ ان کی خدمات سے فائدہ اٹھانا آپ کے لیے فائدہ بخش ہوگا۔

۱۵ مارچ ۱۹۸۲ء سے آپ کے مقامی علاقے کے دفتر میں ٹیکسوں کے تخمینہ کا جائزہ لیا جا سکے گا۔

اگر آپ اس تخمینہ سے متفق نہیں اور اپیل کرنا چاہتے ہیں تو اپنی شکایات ریجنل بورڈ کے پاس داخل کر سکتے ہیں۔ اپیل داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ اپریل ہے۔ اپیل داخل کرنے کے بارے میں تمام معلومات آپ کی نوٹس کے ساتھ موجود ہوں گی۔

رہائش کی ایسی جگہیں جو نوٹس (U.F.F.I) کے ساتھ انسولیٹ کی گئی ہیں ان کے ٹیکسوں میں ۳۵ فیصد کی کمی ہو سکتی ہے۔ ایسے گھروں میں رہنے والوں کے لیے بہتر ہوگا کہ وہ اپنے علاقائی دفتر کے اوپن ہاؤس اجلاس میں شرکت کریں تاکہ انھیں اپنے ٹیکسوں میں تخفیف کا علم ہو سکے۔

A. F. Thompson, MIMA
Assessment Commissioner
City of Toronto Regional
Assessment Office
2221 Yonge Street
Toronto, Ontario
Telephone 486-6300

E. R. Bailey
Assessment Commissioner
Etobicoke-York Regional
Assessment Office
4 Eva Road
Etobicoke, Ontario
Telephone 621-9400

Ministry of Revenue
Ontario

M. K. Bowen, MIMA
Assessment Commissioner
Scarborough-East York
Regional
Assessment Office
7 Overlea Blvd.
Toronto, Ontario
Telephone 423-1240

S. C. Stephen, MIMA
Assessment Commissioner
North York Regional
Assessment Office
55 Doncaster Road
Thornhill, Ontario
Telephone 889-9503

TRANSLATED BY THIS PUBLICATION FROM TEXT PROVIDED BY THE ONTARIO MINISTRY OF REVENUE.

شرعی قانون شہادت سے انحراف کرنے والی خواتین کو سزائے موت دی جائے

اسلامی نظام کی راہ میں حائل اعلیٰ سرکاری افسروں کی برطرفی کا مطالبہ

مردوں کے شانہ بشانہ چلنے والی خواتین صحابہ کیوں نظر آتی ہیں؛ خواتین کے ایک اجتماع میں تقاریر

[illegible]

بشارت ملنے پر کربلا جانے والے ۲۱ افراد سمندر میں ڈوب گئے

ہلاک ہونے والوں میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ صندوقوں میں بند کر کے سمندر کے حوالے کر دیا گیا

ضلع جہلم کے گاؤں کے ۴۲ افراد کا قافلہ ۱۸ سالہ لڑکی کے ایما پر سمندر میں کود گیا

[illegible]

ریکارڈ ٹوٹنے پر گندم کی کاشت کی گئی ہے تشویش ناک حد تک بہتر نتیجہ

موسم سازگار رہا تو گندم کی پیداوار ایک کروڑ ۲۲ لاکھ ٹن سے بھی زیادہ ہو گی

اسلام آباد — (پی پی آئی) وفاقی وزیر خوراک و زراعت [illegible]

[illegible]

پاکستان کے ہوٹلوں اور ریستورانوں میں شراب کی فروخت کی اجازت

پرمٹ رکھنے والے غیر ملکی اور غیر مسلم شراب خرید سکیں گے

لاہور — پاکستان کی حکومت [illegible]

[illegible]

بھارتی پارلیمنٹ میں ایک ممبر نے ریوالور نکال لیا، ایوان میں بھگدڑ مچ گئی

جنتا پارٹی کے لیڈر کے اقدام پر لوک سبھا میں چیخ و پکار

سابق وزیر داخلہ نے سپیکر بلرام جاکھڑ سے تکرار کے دوران ریوالور تان لیا

نئی دہلی — (رائٹر) بھارت کی پارلیمنٹ کے [illegible]

[illegible]

چند سابق ممبران اسمبلی کا وفاقی کابینہ میں شامل ہونے کا امکان

جماعت اسلامی کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں وفاقی کابینہ میں شمولیت پر غور کیا گیا

لاہور — جماعت اسلامی کے [illegible]

[illegible]

بھارت جنگی تیاریوں پر ۶۰ ارب روپے خرچ کرے گا

[illegible] ۱۲۲ ارب روپے کا خسارہ

نئی دہلی — [illegible]

[illegible]

سعودی عرب میں بغاوت کی سازش پر سینکڑوں افراد گرفتار

باغیوں کو ایران کی پشت پناہی!

[illegible]

بھارت ... مغرب نے پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر مشترکہ حملہ کا پروگرام بنایا تھا

[illegible]

[illegible] ٹریک گاڑی کے صندوق کی طرح جل گیا

[illegible]

شیعہ سنی فسادات پر رنج و غم کا اظہار

[illegible]

• حلال گوشت • حلال مرغیاں

اور تازہ ترین سبزیاں ہر روز حاصل کر سکتے ہیں

الفلاح

ALFLAH GROCER

2783 Dundas St. West

Toronto. Tel.762-1633

پندرہ روزہ
الہلال
ٹورانٹو کینیڈا

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔
سنو! اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہوگا نہ غم ہوگا۔ (القرآن)

اندرا کی مسلم کش سیاست

بھارت کے شمال مشرقی صوبہ آسام میں علاقائی قومیت اور انتہاپسندی کا طوفان گذشتہ کئی سال سے برپا ہے۔ یہ سب کچھ مسز اندرا گاندھی کے پڑوسی ممالک میں آزمائے جانے والے تخریب کارانہ تصورات اور سرگرمیوں کے وہ فطری نتائج ہیں جو خود آج بھارت کو بھگتنے پڑ رہے ہیں۔ مسز اندرا گاندھی اور ان کے والد پنڈت جواہر لال نہرو نے پاکستان کی تخریب کے لیے اس ملک میں علاقائی قومیتوں کے فلسفوں کی اشاعت کا اہتمام کیا اور علاقائی قومیت کے تصور کو پروان چڑھا کر تعصبات کو ابھارا تاکہ پاکستان کی متحدہ قومیت کا تصور ضعیف ہو کر علیحدگی پسندی کے رجحانات تقویت پائیں۔ چنانچہ سب سے پہلے وہ لسانی بنیادوں پر مشرقی پاکستان میں بنگالی قومیت کے انتہاپسندانہ تعصبات کو ابھارنے میں کامیاب ہوئے جس کے نتیجے میں مشرقی پاکستان میں مرکز گریز سیاسی تحریکات ابھریں اور بالآخر ملک کی سالمیت علاقائی تعصبات رکھنے والے لیڈروں اور فوجی لیڈروں کی عاقبت نااندیشی کی نذر ہو گئی۔ مشرقی پاکستان میں بھارت نے مسلح مداخلت بھی کی اور یوں اس نے پاکستان کی خانہ جنگی سے فائدہ اٹھایا اور پاکستان کو دولخت کر دیا۔

پاکستان سے بنگلہ دیش کی علیحدگی کے دوران بے شمار بنگالی ہندو اور کچھ مسلمان مشرقی پاکستان میں دونوں ملکوں کے فوجی تصادم اور بنگالی قومیت اور پاکستانی قومیت کے حامیوں کی باہمی جنگ کی لپیٹ میں آئے تو خوفزدہ ہو کر عافیت کی تلاش میں پڑوسی بھارتی صوبہ آسام میں گھس گئے۔ آسام اطراف کے بھارتی صوبوں کے مقابلے میں بہتر وسائل والا اور نسبتاً خوشحال صوبہ ہے۔ یہاں دوسرے صوبوں سے بھی لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ رہا ہے اور مغربی بنگال، بہار اور اڑیسہ سے یہاں آکر بسنے والوں کی تعداد مشرقی پاکستانی تارکین وطن سے زیادہ ہے۔ لیکن مشرقی پاکستان سے آنے والے ہندو اور مسلم بنگالیوں کی وجہ سے آسامیوں کو تمام غیر آسامیوں کے لیے غیر ملکی کی اصطلاح استعمال کرنے کا موقع ملا۔ جو مہم کبھی مشرقی پاکستان میں جن تصورات اور نعروں کے ساتھ غیر بنگالیوں کے بارے میں چلا کرتی تھی وہ آسامیوں نے آسام میں غیر آسامیوں کے خلاف چلا دی۔ اس مہم سے بھارت کی یکجہتی کے سلسلے میں مسز گاندھی کو وہی خطرات محسوس ہوئے جو کبھی پاکستان کی مرکزی حکومت کو محسوس ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ مسز گاندھی نے بھی ایوب خان کی طرح مضبوط مرکز کی ضرورت کی آواز اٹھائی اور جس طرح مشرقی پاکستان کے غیر بنگالی خود کو غیر محفوظ پا کر پاکستان کی مرکزی حکومت کے وفادار تھے اسی طرح آسام میں غیر آسامی مرکزی بھارتی حکومت کے وفادار ہیں۔ مسز اندرا گاندھی انہیں اپنی سیاسی قوت سمجھتی ہیں۔ لہٰذا انہوں نے غیر آسامیوں کے نام انتخابی فہرستوں سے خارج کرنے کے مطالبے پر کان نہیں دھرے کیونکہ اس مطالبے کی تکمیل سے آسام میں خود مسز گاندھی ہی کے سیاسی مفادات کو زک پہنچتی۔ مسز گاندھی اپنے سیاسی مفادات سے قطع نظر آسام سے غیر آسامیوں کے اخراج کو تسلیم کرنے کے سلسلے میں اس لیے بھی آمادہ نہیں ہیں کہ مشرقی پاکستانی تارکین وطن بھارت کے کسی بھی گوشے میں جائیں غیر ملکی کہلائیں گے اور انہیں آسام سے نکال کر جہاں بھی لے جایا جائے گا وہاں بدامنی پیدا ہوگی۔ چنانچہ مسز اندرا گاندھی اس معاملے میں خاصی بے بس ہیں۔

"آسام سے غیر ملکیوں کو نکالو" کے مطالبے نے بھارت کی علاقائی یکجہتی اور قومی ارتباط کے استحکام اور مضبوطی کے تصورات کو پوری دنیا کے سامنے ضعیف کیا ہے اور یہ بات مسز گاندھی کے لیے سب سے زیادہ پریشان کن رہی ہے۔ بھارت بھی ویسے ہی داخلی انتشار میں مبتلا ہے جیسا پاکستان بتایا جاتا ہے۔ یہ تاثر وہ پھیلنے نہیں دینا چاہتیں۔ چنانچہ آسام کے علاقائی تشخص اور بھارت کے دوسرے علاقوں کے درمیان تصادم کا تاثر دینے والے جھگڑے کو انہوں نے ہندو مسلم فساد کا رنگ دے دیا ہے اور مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال سے آسام میں منتقل ہونے والے مسلمانوں کو قربانی کا بکرا بنا ڈالا گیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آسام کے داخلی انتشار کو ہندو مسلم فساد کی شکل دے ڈالنے کی منصوبہ بندی مسز گاندھی کی ہے کیونکہ وہ بین الاقوامی سطح پر آسام کی صورت حال کا حقیقی منظر عالمی رائے عامہ کی نظروں سے اوجھل کرنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے صدر مسٹر اٹل بہاری واجپائی نے بجا طور پر کہا ہے کہ آسام میں ہونے والے خون خرابے کی ذمہ داری مسز گاندھی پر عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ آسام میں قتل عام میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی ہے اور زخمی ہونے والے اس سے کہیں زیادہ ہیں۔ مسٹر واجپائی نے بتایا ہے کہ انتظامیہ آسام میں لوگوں کی جان و مال کو تحفظ دینے میں بری طرح ناکام رہی ہے اور اس نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی۔ یہ گویا اس امر کی شہادت ہے کہ مسز گاندھی کی مرکزی حکومت اور ان کی پارٹی کی صوبائی انتظامیہ نے مسلم کش فسادات کے سلسلے میں جان بوجھ کر چشم پوشی کی ہے تاکہ جھگڑے کی نوعیت آسامیوں اور غیر آسامیوں کے تنازعے سے بدل کر ہندو مسلم فساد کی ہو جائے اور بھارتی علاقائی یکجہتی کا خلفشار پوری دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو سکے۔

دانشمند عہد پورا کرتے ہیں

القرآن

نصیحت تو دانشمند لوگ ہی قبول کیا کرتے ہیں اور ان کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں، اسے مضبوط باندھنے کے بعد توڑ نہیں ڈالتے۔ ان کی روش یہ ہوتی ہے کہ اللہ نے جن جن روابط کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں برقرار رکھتے ہیں، اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اس بات کا خوف کرتے ہیں کہ کہیں ان سے بری طرح حساب نہ لیا جائے۔

(الرعد: ۲۱-۱۹)

آپ کے خطوط

محترم ایڈیٹر صاحب ۔

السلام علیکم ۔ الہلال کے ۱۰ فروری کے شمارے میں "صدر ضیاء کا دورۂ امریکہ" کے عنوان سے احمد بشیر صاحب کا مضمون پڑھنے کو ملا ۔ حکومت پاکستان کے سرکاری پروپیگنڈہ کے برعکس اس مضمون سے تصویر کا دوسرا اور سچا رخ نظر آیا ۔ جناب احمد بشیر پرانے اور منجھے ہوئے صحافی ہیں اور ان کی زندگی کو صحافت سے علیحدہ کر کے دیکھنا ہی ناممکن ہے ۔ لیکن انتہائی دکھی دل سے یہ خبر دے رہی ہوں کہ چند روز پہلے پاکستان سے ان کا ایک خط آیا ہے جس میں انہوں نے روزنامہ "جنگ" "مسلم" اور "ڈیلی نیوز" سے اپنی برطرفی کی خبر دی ہے ۔ خیال ہے کہ یہ مضمون ہی ان کی برطرفی کی وجہ بنا ہے ۔ قلم کی کمائی سے زندگی بسر کرنے والوں کیلئے ایسی سزاؤں کی اہمیت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے ۔ اس سے پہلے اپنے نظریات کے باعث ہی وہ سرکاری خبر رساں ایجنسی "اے پی پی" میں اپنے اعلیٰ عہدے کی قربانی دے چکے ہیں اور اب ۔ ۔ ۔ ۔ جنرل ضیاء کے دورۂ امریکہ کے بارے میں ریڈیو پروگرام "صدائے پاکستان" سے جناب ظفر بنگش کا انٹرویو بہت ہی خوب تھا ۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو سچائی کے راستے کی توفیق دے (آمین!)

والسلام ۔ ابن صدیقی نیو یارک

ارزاں ہے خونِ مسلم
دامن چاک
خالد مسعود

بھارت کی جمہوریت نے خود بھارت کو مسز گاندھی اور ان کے بیٹے کی منتخب آمریت کے سوا کیا دیا ہے؟ یہ بات سیاسیات کے طالب علم کے سوچنے کی ہے۔ ہم تو اس جمہوریت کے پردے میں بے گناہ مسلمانوں کا بے دریغ قتل عام، جبر، افلاس اور جنگی جنون کا نمبر دیکھتے آئے ہیں جس کا جواز بھارتی حکومت اور بھارتی سفارت کار معقول سطح پر آج تک پیش نہیں کر سکے۔ ان کی جمہوریت کی دلہن کے حسن کے گیت گائے جاتے ہیں لیکن جب نگاہ اس دلہن کے آنچل کو مسلمانوں کے لہو سے رنگین دیکھتی ہے تو ایسی جمہوریت سے اعتبار اٹھنے لگتا ہے۔

شاید ہی کوئی برس ایسا گزرا ہو کہ بھارت کے مسلمان وہاں چین و سکون کی نیند سو سکے ہوں۔ وہ ابدی دائمی نیند سونے پر مجبور ہیں۔ بھارتی حکومت ان کے سلسلے میں چپ کی نیند خرید رہی ہے۔ سرحد پار سے مسلمانوں کے گھر لوٹے جلانے کی، اسباب جلائے جانے اور انہیں تہ تیغ کیے جانے کی کتنی ہی دلخراش اطلاعات موصول ہو جائیں لیکن بھارتی ارباب اقتدار سے کوئی دلچسپی نہیں، کیونکہ حکومت اسے بھارت کا داخلی معاملہ قرار دے چکی ہے۔ اللہ ہمارے حامی و مددگار ہوں۔

تو بھارتی مسلمانوں کو ان کے معاملات اپنی کو سلجھانے کی تلقین بھی کر چکے ہیں۔ اس پوزیشن میں پاکستانی مسلمانوں کی پوزیشن عجیب و غریب ہو کر رہ گئی ہے۔ حکومت ان کی منتخب کردہ نہیں ہے۔ اسی لیے وہ حکومت کی خارجہ پالیسی پر تنقید کے اختیار سے محروم ہیں۔ اس پالیسی کے بنیادی اصول و نکات طے کرنے کا حق اختیار بدستور حکومت کی صوابدید پر منحصر ہے۔ جن کے نزدیک قوم کے جذبات کی پاسداری ضروری نہیں۔ اسی لیے تو مسلمانوں کے خون سے کھیل جانے والے بھارت پر کڑی تنقید سے بھی بجز رونے کے سوا کچھ ہی کہہ سکتے ہیں، خواہ مار ے جانے والوں سے ان کا رشتہ خون کا ہو یا مذہب و ملت کا۔

بھارتی حکومت کے زیر اثر چلے جانے کا خیال کچھ پہلا تو نہیں ہے کہ مسلمانوں کے قتل عام پر بھارتی حکومت سے احتجاج کرنے سے پاک بھارت تعلقات متاثر ہو جائیں گے۔ اگر حکومت کو تعلقات کی پاسداری کا اسی قدر احساس ہے تو بیروت میں اسرائیل کی خونریزی پر اسرائیل سے بھی احتجاج کرنے سے گریز کرنا چاہیے تھا۔ یا افغانستان میں روسی مداخلت پر بھی لب چپ سادھ لینی چاہیے تھی۔ اور پھر کیسی عجیب بات ہے کہ بھارتی حکومت کو پاکستان کے داخلی معاملے میں مداخلت کرنے کا اتنا اختیار حاصل ہے کہ وہ مسز نصرت بھٹو کو علاج کے لیے بیرون ملک بھیجنے کے سلسلے میں پاکستانی حکومت پر دباؤ ڈال سکتی ہے لیکن آسام میں سیکڑوں مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ جس کا احتجاج پر حکومت اپنے ہونٹ بند کر کے بے نام خدشات کی بنا پر چپکی بیٹھی ہے۔

صدر جنگ نے بھارتی مسلمانوں کے متعلق ایک بیان میں فرمایا تھا کہ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے زمانے کے بعد سے بہت سا پانی بہہ چکا ہے۔ صدر کا اشارہ لیاقت نہرو پیکٹ کی طرف تھا۔ ان کے اس بیان کی روشنی میں اب بھارتی مسلمانوں کی ان قربانیوں کا ذکر بے کار ہے جو انہوں نے قیام پاکستان کے لئے دی تھیں۔ کیونکہ پل کے نیچے سے صرف پانی کے ساتھ تاریخ کے بہت سے اوراق بھی بہہ گئے۔ یا بہا دیئے گئے۔ پاکستان کو بناتے وقت ہمارے لیڈروں نے اسے اسلام کا قلعہ بنایا تھا اور یہ بتایا تھا کہ یہ ایسا ملک ہو گا جو دنیا میں کہیں بھی ستائے گئے مسلمانوں کی پناہ گاہ ثابت ہو گا۔ اب یہ کسے معلوم تھا کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب اللہ کی رحمت بن کر آنے والے پاکستان کے لیڈر ان وعدوں کو بھلا کر بھارتی مسلمانوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں گے۔ اب ہمیں اپنی ابتدا کو بھلا دینا اور پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لئے دعا کرنی ہے ۔۔۔

زندہ تحریریں

اسلام کا طریقۂ اصلاح

اسلام اپنی صداقت پر ایمان لانے کے لئے کسی کو مجبور نہیں کرتا، بلکہ دلائل و براہین کی روشنی میں ہدایت کی راہ کو ضلالت کی راہ سے ممتاز کر کے دکھا دینے کے بعد ہر شخص کو اختیار دیتا ہے کہ چاہے غلط راستہ پر چل کر نامرادی کے گڑھے میں جا گرے اور چاہے سیدھا راستہ پکڑ کر حقیقی اور دائمی فلاح و کامرانی سے بہرہ اندوز ہو۔ اس میں شک نہیں کہ جہاں تک تبلیغ دین الٰہی کی حد ہے اس میں تلوار کا کام نہیں ہے، لیکن اس تبلیغ کے ساتھ کچھ چیزیں اور بھی ہیں، جن کے تعاون سے دنیا میں اسلام کی اشاعت ہوتی ہے اور وہ یقیناً تلوار کی اعانت سے بے نیاز نہیں ہیں۔

عموماً ہم دیکھتے ہیں کہ جب انسان بے قیدی کی زندگی بسر کرتا ہے اور اپنی خواہشات کی پیروی میں کسی اخلاقی ضابطہ کا پابند نہیں ہوتا تو اسے اپنے جرائم گو بظاہر پر لطف زندگی میں ایک مزا آنے لگتا ہے اور اس مزے کو چھوڑنے کیلئے اسے رضامند و رغبت آمادہ نہیں کیا جا سکتا۔ وعظ و نصیحت اور دلیل و برہان کی قوت سے اس کو اخلاقی حدود کی پابندی، حلال و حرام کی تمیز اور نیک و بد کے امتیاز کی خواہ کتنی ہی تلقین کی جائے، وہ بہرحال سیدھا ہونے پر راضی نہیں ہوتا۔ اس کی عقل و وجدان پر مسلسل بدکاریاں کرتے رہنے کے باعث ایسا پردہ پڑ جاتا ہے کہ اس قسم کی اخلاقی تعلیم کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

بخلاف اس کے جب کسی اخلاقی تعلیم کی پشت پر وعظ و تذکیر کے ساتھ سیاست و قہر بھی ہوتی ہے اور بدکار کو بدی کر کے دکھا دینے کے ساتھ بدی کو روک دینے والی قوت سے بھی کام لیا جاتا ہے، تو رفتہ رفتہ طبیعت میں نیک بننے کی صلاحیت پیدا ہونے لگتی ہے، حدود کی پابندی اور برے بھلے کی تمیز آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہے اور آخرکار وہی انسان اس نیکی کی تعلیم کو دل میں جگہ دینے لگتا ہے، جو پہلے قیدی کی زندگی میں اس کو گھٹنے کا بھی روادار نہ تھا۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۷۰

سیرت نگاری میں دوسرا سنگ میل

تحریر: نسیم صدیقی

" کوہکنی اس کا پیشہ ہے، قلم اس کا تیشہ ہے۔ وہ ہمیشہ شیریں ادب کی محبت کے شوق میں ایک نہ ایک پہاڑ کھودتا ہے اور ایک نئی جوئے علم و ادب بہا نکالتا ہے۔ تشنگان علم جس سے سیراب ہوتے رہیں "

کون ؟ ——— طفیل نقوش !

ایک دن ایسا ہوا کہ وہ اردو دنیا کے اس انسان اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کرامت کا دامن تھام لیا جس کے دم سے ظلمت کے صحرا میں نور کی ندیاں رواں ہو گئی تھیں وہاں سے فیض یاب ہو کر انہوں نے فرہاد کی سی جگر کاوی کر کے ایک چشمۂ زم زم جاری کر دیا

یہ ہے نقوش کا رسول نمبر !

آج سے دس برس پہلے کوئی یہ تصور بھی کر سکتا تھا کہ جس نقوش کا دائرہ شعر و افسانہ اور ادبی تحقیق و تنقید ہے وہ کبھی رسول برحق کی سیرت کو بھی موضوع بنائے گا اور نبھائے گا بھی اس شان سے کہ قدیم و جدید نامور سیرت نگاروں کی فراموش شدہ اور نادر تحریروں کو چن چن سمیٹ کر ایک شاندار گلدستہ معرفت رسالت مآب تیار کرے گا جس سے ہفت رنگ پھولوں سے طرح طرح کی خوشبوئیں نکل کر منتظر ہوں گی اور قلب و نظر کی فضاؤں میں پھیلیں گی۔

دس ضخیم جلدیں، ۱۳ ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی بہترین طباعتی و اشاعتی حسن سے آراستہ سامنے ہیں سرسری طور پر ورق گردانی کے لئے بھی وقت چاہیئے۔ ابھی تو دس جلدیں پوری ہوئی ہیں۔

علامہ شبلی نعمانی اور علامہ سید سلیمان ندوی (رحمہما اللہ) نے سیرت نگاری کے میدان میں ایک سنگ میل قائم کیا تھا۔ اب دنیا ہی دوسرا سنگ میل ——— شاید کچھ زیادہ بڑا اور اونچا انہ نقوش نے قائم کیا ہے

تازہ بہ تازہ

کمیٹی کے ایک رکن تھیں۔

عزیز احمد کیلئے خراج عقیدت

ممتاز ناول نگار، افسانہ نویس، شاعر اور تاریخ و تہذیب اسلامی کے بلند پایہ محقق عزیز احمد مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ٹورنٹو یونیورسٹی کینیڈا کے شعبہ مطالعات جنوبی ایشیا کے اہتمام سے ——— ایک توسیعی خطبہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ خطبہ اسلام اور پاک و ہند کے ماہر پروفیسر بروس لارنس نے پیش کیا تھا۔ اس خطبہ کا موضوع "اسلام ہندوستان میں" تھا۔

میری داستان حیات

ممتاز اور بزرگ ادیب ڈاکٹر غلام جیلانی برق نے اپنی خود نوشت سوانح عمری "میری داستان حیات" تحریر کی ہے جو شائع ہو گئی ہے۔ اس میں ڈاکٹر صاحب نے اپنی زندگی کے حالات کے ساتھ ساتھ اپنے متعدد احباب اور مشاہیر و اکابر کے بارے میں تاثراتی خاکے بھی تحریر کئے ہیں۔

میں نے میں یونیورسٹی کا سامنا نہ کیا۔ مجھے اپنی آنکھوں اور دوست کی باتوں پر یقین نہیں آیا، میں الٹے پاؤں واپس آ گیا۔ ابھی ہے وہ تصویر جو میں نے اپنی یونیورسٹی کی اپنی آنکھوں میں سجائی ہے، وہ مرتے دم تک قائم رہے گی۔ وہ دن ہے اور آج کا دن الجامعہ میں گھر سے باہر نہیں نکلتا ہے۔

(اسلام کہاں سے لائیں)

واشنگٹن یونیورسٹی میں اسلامیات فیکلٹی

امریکہ میں ایک بڑے پیمانے پر ایک اسلامی کمیٹی کا قیام عمل میں آیا ہے۔ یہ کمیٹی چالیس لاکھ ڈالر کی مالیت سے واشنگٹن یونیورسٹی میں مطالعہ اسلام کی ایک فیکلٹی قائم کرے گی۔ اس مقصد کے لئے کمیٹی نے تقریباً تیس لاکھ ڈالر کی رقم اب تک اکٹھا کر لی ہے اس کمیٹی کے ڈائریکٹر کرسٹوفر وان ہولین ہیں، جو پاکستان، سعودی عرب، ترکی اور کویت میں امریکہ کے سفیر رہ چکے ہیں اور نائب وزیر خارجہ بھی رہے۔

تازہ تازہ پرچے

سہ ماہی "اردو انٹرنیشنل" ٹورنٹو، کینیڈا کا دوسرا شمارہ شائع ہو گیا ہے۔ اس شمارے میں انور سجاد، اقبال مجید کے افسانے، ڈاکٹر آغا سہیل کا ڈرامہ اور آخر تک کا سفرنامہ شریک اشاعت ہے۔ نظمیں احمد ندیم قاسمی، تابش دہلوی، ساقی فاروقی، وزیر آغا اور عیاز لطافی وغیرہ کی ہیں۔ غزلوں کے حصے میں فیض احمد فیض، جمیل الدین عالی، جون ایلیا، تاج سعید، کشور ناہید، افتخار عارف، خواجہ عزیز الحسن، سرور بارہ بنکوی، اقبال، یاسر حسن عابدی، شاداں حسین اور اشتیاق طالب کی تخلیقات درج ہیں، واضح رہے کہ اشتیاق طالب کینیڈا کے ہیں۔ پاکستان کے بعض مضامین میں ڈاکٹر قمر رئیس، ڈاکٹر سلیم اختر، سجاد حارث اور دوسرے لکھنے والوں کے نام شامل ہیں۔ اردو انٹرنیشنل کے موجودہ شمارے کا ایک حصہ بیروت کے لئے مختص ہے جس میں فیض، خالدہ ملک اور اظہر رضوی کی منظومات (؟) گئی ہیں۔

پیاسی

بشریٰ رحمٰن کا تازہ ناول "پیاسی" شائع ہو گیا ہے۔ یہ ناول بھی مصنفہ کے پہلے ناول "لگن" کی طرح ضخیم اور دیدہ زیب ہے۔ لیکن اس ناول کے گرد پوش پر طباعت کے اخراجات تحریر نہیں کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف سو روپے ہے۔

کشمیر میں مولانا مودودی پر تحقیقی کام

سری نگر (مقبوضہ کشمیر) کی یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں مولانا مودودی پر تحقیقی کام کیا جا رہا ہے۔ ایک ریسرچ اسکالر زبیدہ قاری نے مولانا مودودی کی ادبی خدمات کے موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھ کر ایم۔ اے امتحان کی تکمیل کی تھی۔ اب بھی ریسرچ اسکالر مولانا مودودی کی نثری خدمات کے موضوع پر پی ایچ ڈی کے لئے تحقیقی مقالہ لکھ رہی ہیں۔

غزالاں تم تو واقف ہو

ادا جعفری کے پچھلے شعری مجموعہ "غزالاں تم تو واقف ہو" کا دوسرا ایڈیشن حال میں شائع ہوا ہے۔ اس مرتبہ بھی بڑے اہتمام سے شائع ہوا ہے اور اس کے گرد پوش کے آخری صفحہ پر محترمہ کی ایک نہایت واضح اور نمایاں چار رنگی عکسی تصویر بھی شائع ہوئی ہے۔

تازہ شخصی خاکے

شخصی خاکوں کی بہتات کے حالیہ دور میں آئے دن ادبی شخصی خاکے متعدد رسائل میں شائع ہو رہے ہیں۔ دہلی سے شائع ہونے والے ماہنامہ "کتاب نما" نے اپنی تازہ اشاعت (جنوری ۱۹۸۴ء) میں بیک وقت تین ادبی شخصی خاکے شائع کئے ہیں۔ رزاق کی عمری کا خاکہ عیش باقر زیدی نے تحریر کیا ہے۔ راجندر سنگھ بیدی کا یوسف ناظم نے اور رشید احمد صدیقی کا اظہر پرویز نے تحریر کیا ہے۔ آخر الذکر دو خاکوں سے دو اقتباس:

راجندر سنگھ بیدی اس بات پر بھی نازاں رہے کہ مساوات کا جو جذبہ ہم سردار جیوں میں ہے وہ کسی اور میں نہیں۔ ایک دن فرمایا۔ ہم میں کوئی ذرا بھی آدمی اس لئے پیدا نہیں ہوتا کہ ہم مساوات کے قائل ہیں۔ دوسروں سے آگے نکل جانا ہمارا شیوہ نہیں ہے ………

بیدی صاحب اب بھی افسوس کرتے ہیں کہ انہوں نے ڈاکخانے میں چند دن کیوں کام کیا۔ ڈاک خانے کا جو نظام اس وقت سے بگڑا تو آج تک سدھر نہیں پایا۔

(رشید احمد صدیقی کا خاکہ)

ہم چند سال پہلے میں نے رشید صاحب سے شکایت کی کہ آپ نے کیوں گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے۔ لوگ آپ کو دیکھنے کو ترستے ہیں …… رشید صاحب مسکرا کر دور دیکھنے لگے۔ "میاں! اس طرح لوگوں کے لئے میں آ کر ایک بت بن جاؤں گا۔ پھر لوگ کیا کریں گے، وہ ایک قدم آگے بڑھ جاتا ہے۔ چند برس تک لوگ پیار سے آئیں گے۔ بعد میں ……… جو باتیں ہیں …… نے اپنے دوست سے پوچھا کہ کیا اب بیٹا پڑھ رہا ہے ……… رشید صاحب! ……… آج کل یا تو ……… پہنچے

Together we can get it right.

موسیقی کی ایک نئی دھن سیکھنا
اتنا ہی مشکل ہے
جتنا ایک نئے ملک میں
رہائش اختیار کرنا
اس میں وقت لگتا ہے اور
محنت بھی
کامیابی سے پہلے غلطی بھی
واضح امر ہے
محبت کے ساتھ مل جل کر رہنا
مختلف نہیں
کیونکہ یہ سمجھ و شعور
کے ساتھ سیکھنے سے آتا ہے
موسیقی کی طرح
باہم اسے حاصل کرنا آسان ہے

MULTICULTURALISM

Multiculturalism Canada Multiculturalisme Canada

Canada

ادب و ثقافت

ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا

گفتگو: افضل امام الدین

ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا اردو ادب کے ممتاز نقاد، معروف محقق، نامور ادیب اور ایک مخلص استاد ہیں۔ شعر و تحقیق کے بارے میں آپ کی متعدد کتب شائع ہو چکی ہیں مثلاً "قدیم اصناف شعر"، "نئے پرانے خیالات"، "اردو نظم نگاری"، "اقبال کا ادبی مقام"، "اکبر الہ آبادی"۔ [illegible]

[illegible]

س: کیا آپ اپنی ابتدائی اور گھریلو زندگی کے بارے میں کچھ بتائیں گے؟

ج: [illegible]

[illegible]

اگر فیض کو ایک مخصوص گروہ اور تحریک کی تائید حاصل نہ ہوتی تو وہ کبھی بھی اتنی بڑی شخصیت نہیں بن سکتے تھے

[illegible]

اہلِ قلم کا ایک گروہ آزادی کے نام پر ملک کی بہت بڑی اکثریت کی دل آزاری کر رہا ہے

[illegible]

ادب کی اسلامی تحریک

[illegible]

میر کی شاعرانہ روایت کی عصری نمائندگی کا اعزاز استاد کلیم عاجز کے پاس ہے۔ ان کے شاگرد رشید جناب افضل امام کی شاعری میں اپنے استاد کا رنگ بہت خوبصورت انداز سے جھلکتا ہے۔ جناب امام خوش کلام و خوش رو ہی نہیں غضب کے خوش گلو بھی ہیں۔ ان کی انہی صفات نے انہیں شمالی امریکہ کے مشاعروں میں ممتاز مقام سے نوازا ہوا ہے۔ ذیل کی غزل انجمن ادب و کینیڈا کے زیر اہتمام مشاعرے میں پڑھی گئی تھی

جب ادھر بادِ صبا آتی ہے گاہے گاہے
دل دھڑکنے کی صدا آتی ہے گاہے گاہے

روز بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں گیسو ان کے
میں نے سمجھا تھا بلا آتی ہے گاہے گاہے

شام کے ڈوبتے سائے میں گلابوں کے قریب
ان کی زلفوں کی ہوا آتی ہے گاہے گاہے

میری اس جانِ غزل کو میرے دل کی دھڑکن
ایک غزل جا کے سنا آتی ہے گاہے گاہے

زندگانی کے جھمیلے میں بھی یاد اس کی امام
مجھ سے کرنے کو گلہ آتی ہے گاہے گاہے

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورت رشتہ

اعلیٰ خاندان کے ۲۳ سالہ سنی مسلمان پاکستان میں مقیم لڑکے جس کے افراد خانہ ٹورانٹو میں رہائش پزیر ہیں کیلئے نیک سیرت امیگرنٹ لڑکی کا رشتہ درکار ہے پورے اعتماد سے الہلال کی معرفت رابطہ قائم کیجئے ۔

Z. Abbasi
c/o al-Hilal

۳۳ سالہ خوش شکل معزز خاندان سے متعلق کراچی میں مقیم لڑکی کے لئے مناسب رشتہ درکار ہے ۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں ۔

S.A.
Box 576 Station "B"
Ottawa, Ont. K2P 5P7

ایک مسلم (پاکستانی و پنجابی) ۲۱ سالہ کینیڈین شہریت کی حامل زیر تعلیم دوشیزہ کے لئے شریف (ڈاکٹر، انجینئر یا ڈینٹسٹ) کا رشتہ مطلوب ہے ۔ لڑکا اگر پاکستان میں ہو تو اسے سپانسر کیا جا سکتا ہے ۔ پہلے خط میں مکمل کوائف سے آگاہ کریں ۔

M.B. c/o al-Hilal

نماز جمعہ

Bayview & مارکھم میں Steeles پہ واقع محمدی اسلامک سنٹر میں جمعہ کی نماز باقاعدگی سے ادا کی جاتی ہے ۔ نماز کا وقت اب ایک بجے دوپہر مقرر کیا گیا ہے ۔ مسلمان بھائیوں سے شرکت کی درخواست ہے ۔

عامۃ المسلمین کے لیے

قارئین کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جا رہا ہے کہ ملت اسلامیہ کو درپیش اسلامی نظریاتی سیاسی فقہی اخلاقی اور دینی مشکلات کے متعلق ممکن حل کے لئے ایران میں ایک بین الاقوامی سطح کا ادارہ قائم کیا گیا ہے ۔ آپ کسی بھی مسئلہ کے بارے میں جاننا چاہیں تو درج ذیل پتہ پر خط لکھ کر بزریعہ خط جواب حاصل کر سکتے ہیں ۔

التوحید ۔ پوسٹ بکس نمبر ۳۳۶
قم مقدسہ ۔ ایران

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف دو ڈالر ہے جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

কায়েদে আজমের ১০৬ তম জন্ম বার্ষিকী উপলক্ষে দেশব্যাপী কর্মসূচী :—

بنگلہ دیش میں قائد اعظم کا یوم ولادت

پاکستان میں شامل ہونے کیلئے بنگالی مسلمانوں کے جوش و جذبے کی بازگشت

صدر حسنی مبارک نے امریکہ کی ہنگامی افواج کو مصر میں فوجی اڈے دینے کا اعلان کر دیا

کسی عرب یا مسلم ملک پر حملہ کیا گیا اور امریکہ سے مدد طلب کی گئی تو مصر امریکی افواج کو ہر ممکن مدد دے گا، مصر اور امریکہ کی مشترکہ فوجی مشقوں میں سوڈان بھی شامل ہو جائے گا، مصری صدر حسنی مبارک کا انٹرویو

---

۵۰ بچوں کو ذبح کر کے کھا گئے

پشاور کے شادمند دارنے کے بیٹے کی رنگے ہاتھوں گرفتاری

---

۳ ہزار سوڈانی فوجی عراقی افواج کیساتھ ایران کیخلاف جنگ کر رہے ہیں

سوڈان عراق کو ہر قسم کی فوجی امداد دے رہا ہے، سوڈان کے صدر جعفر نمیری کا اعلان

ایم آر ڈی نے بحالی جمہوریت کے لئے ملک بھر میں ایجی ٹیشن کا اعلان کر دیا

اقتدار کو ختم کرانے کیلئے جو سیاسی طریقہ ہے ناکام ہو گیا ہے، معراج محمد خان

سکاٹش کے معروف کھلاڑی محب اللہ خان کو سزا ہو گئی

ایران و ترکی کو پاکستانی برآمدات

مولانا مودودی زندہ ہوتے تو مارشل لا کی زندگی مختصر ہوتی۔ غلام جیلانی

انہوں نے جمہوریت کی راہ میں کبھی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا، ہجرت کر کے پاکستان آنے والے سیاستدانوں کی جڑیں عوام میں نہیں تھیں

سلسلۂ ہدایت

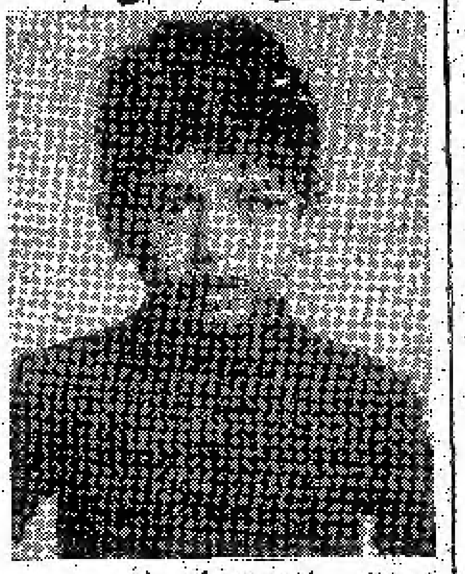

مانٹریال کے حامد علی جو چھ سال کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کر کے اب دوسرے دور میں ہیں ۔ حامد علی نے اس دوران قرآنی آیات اور نماز بھی یاد کی ہے ۔

نوٹ ۔ جن قارئین کے بچوں نے کلام پاک ختم کر لیا ہے وہ ان کی تصویر، نام، عمر پتہ اور استاد محترم کے نام و پتہ کی صراحت کے ساتھ الہلال میں اشاعت کے لئے روانہ کریں ۔ اس سلسلہ کا مقصد بچوں میں مذہبی جوش و جذبہ پیدا کرنا ہے ۔ (ادارہ)

بلدیاتی انتخاب کی تیاریاں شروع کر دی گئیں ۔ سلطان فاروقی

Issues in the Islamic Movement 1981-82

The second volume of the *Issues Book* (81-82) has now gone to press...

In the introduction to this anthology Dr Kalim Siddiqui begins the task of describing the 'multi-dimensional reality' of the Islamic movement. The aim, he says, is to put together, piece by piece, an analytical and operational model of the global Islamic movement.

Dr Siddiqui handles the Islamic movement with an experienced jeweller's care and concern for a piece of diamond. He picks it up, turns it around, examines, describes what he sees, frequently disagrees with those who have handled it before refers back to the source, applies the dust of history, then polishes it, and finally projects its radiant power across the future of mankind.

The result is perhaps the most exciting, inspiring and evocative prose on the Islamic Revolution and the Islamic State being written at the present time.

Pre-publication offer for individuals only.
Hardback US$15.00/£7.00
(Postage: $1.85 for US/Canada and $2.55 elsewhere)
(Actual Cover price: US$24.95/£13.95)
No more than 5 copies may be ordered
To order, send your cheque/money order to:
The Open Press (Holdings) Ltd.
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ontario M2H 2P6

لیاقت آباد اور سہراب گوٹھ میں ۵ افراد ہلاک

نارتھ ناظم آباد، گولیمار، نارتھ کراچی اور نیو کراچی میں فسادات اور دکانوں پر پتھراؤ۔ سڑکوں پر ٹائر جلا کر آگ لگا دی گئی۔ آگ پر قابو پا لیا گیا؟

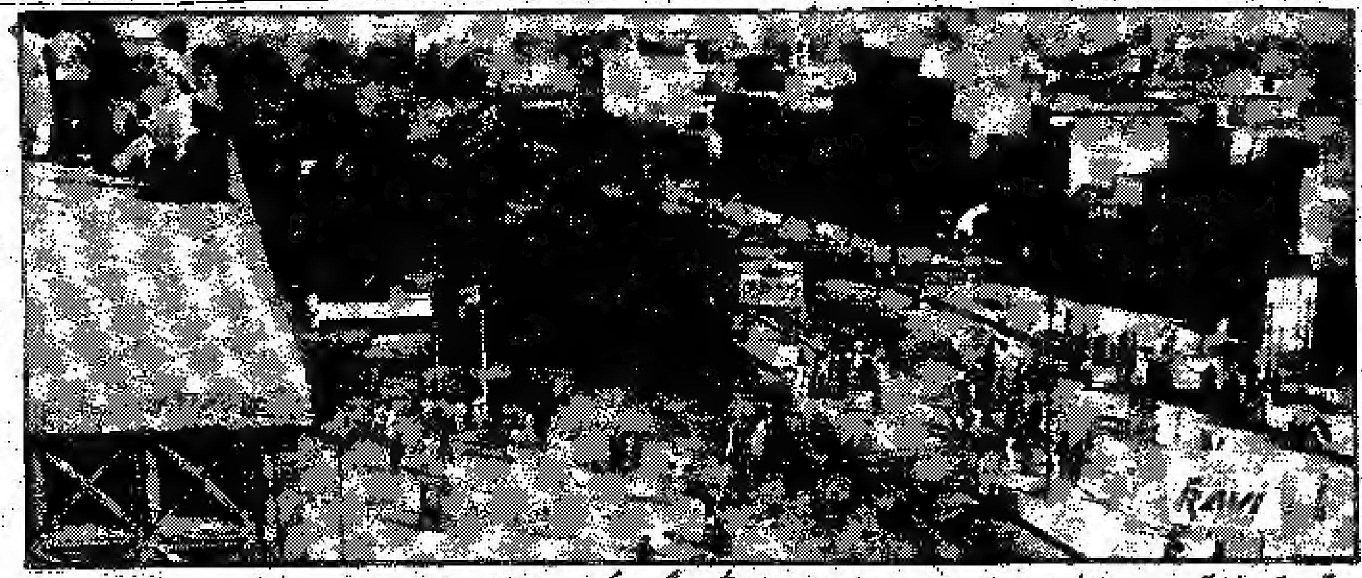

لیاقت آباد میں ... پولیس اور عوام کے درمیان ... جگہ جگہ دھوئیں کے بادل اٹھ رہے ہیں

سواد اعظم اہل سنت کی اپیل پر کراچی میں مکمل ہڑتال ہوئی

کراچی میں ... نے متعدد گاڑیاں، بینک ... اور پیٹرول پمپ جلا ڈالے

کراچی میں کرفیو کا نفاذ، پابندیوں میں نرمی کے دوران پھر ہنگامے

ہلاک شدگان کی تعداد سات تک پہنچ گئی، فوجی دستے گشت کر رہے ہیں۔ تعلیمی ادارے بند

کراچی میں کرفیو کا خاتمہ

کون کس نمبر پر ہے؟

پنجاب یونیورسٹی کی طالبات کی مال روڈ لاہور پر لڑائی

تین طالبات زخمی، اسلامی جمعیت طلبہ کی طالبات نے اتحاد طلبہ کی طالبات پر حملہ کر دیا

پنجاب یونیورسٹی کے اساتذہ نے کلاسوں کا بائیکاٹ کر دیا

اسلامی انقلاب پرامن طریقے سے نہیں آ سکتا: ڈاکٹر اسرار احمد

اب اصلاحات سے کام نہیں چل سکتا، موجودہ نظام کو بدل کر مکمل اسلام بحیثیت نظام قائم کرنے کی ضرورت ہے

حضورؐ کا انقلاب بھی دعوت و تنظیم کے مرحلے سے گزرنے کے بعد تصادم کی راہ پر آیا تھا، سرگودھا میں تقریب سے خطاب

ایران نے کراچی سے قونصل واپس بلا لیا

کراچی ـــــ حکومت ایران نے کراچی میں اپنے قونصل محمد علی صادقی نیا کی کو واپس بلا لیا ہے۔ وہ اپنے خاندان کے ہمراہ عارضی طور پر شہر چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ یاد رہے کہ سنی تنظیموں نے انہیں پاکستان سے نکالنے کا مطالبہ کیا تھا اور ان پر الزام عائد کیا تھا کہ وہ شیعہ سنی تنازعے میں مداخلت کر رہے ہیں۔

ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی میں فائرنگ

اسلامی جمعیت طلبہ کا ایک سابق جہانزیب زخمی

کراچی ۲۱ فروری (نمائندہ جنگ) گذشتہ شام ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی میں فائرنگ سے جو کراچی یونیورسٹی کا ایک سابق طالب علم جہانزیب خان گولی لگنے سے زخمی ہو گیا۔ ڈاؤ میڈیکل کالج کے ایک طالب علم سکندر رضا کو بھی معمولی زخم آئے۔ جہانزیب کو پیٹ میں گولی لگی اسے فوری طور پر سول ہسپتال پہنچایا گیا جہاں وہ اس وقت زیر علاج ہے۔

پنجاب یونیورسٹی انتخابات کے سرکاری نتائج

سیاسی و مذہبی رہنماؤں کی گرفتاریاں، پولیس نے سڑکیں بند کر دیں

ڈیرہ اسماعیل خان میں فرنٹیئر کانسٹیبلری کے دستے گشت کر رہے ہیں

Please Visit For

Halal Meat & Spices

حلال گوشت اور مرغیاں

نہایت سستے داموں پر مہیا کی جاتی ہیں

ٹورانٹو میں حلال گوشت کی پہلی دوکان

AFRO ASIAN
918 PAPE AVENUE
TORONTO
PHONE: 463-1287

احتجاج یا ارتداد؟

لاہور میں قرآن کے قانونِ شہادت کے خلاف چند سر پھری "مسلمان" خواتین نے جن میں پیپلز پارٹی کی خواتین، اور صیانتی خواتین کی تنظیم، ویمن ایکشن فورم، پاکستان ویمن لائرز ایسوسی ایشن کے تعاون سے اور ایک ۱۲ اراکین پر مشتمل سوسائٹی اور کالجوں کی طالبات کی شمولیت کے ساتھ حبیب جالب صاحب کی انقلابی نظموں کی گونج میں ایک بھرپور احتجاجی مظاہرہ کیا جس میں بعض اخبارات کی اطلاع کے مطابق ۲۰۰ اور بعض کی اطلاع کے مطابق ۵۰۰ خواتین نے حصہ لیا۔

ہم ان خواتین سے کچھ عرض کرنے سے قبل ان پر پولیس کے لاٹھی چارج کی شدید مذمت کرتے ہیں اور اس موقع پر مقامی حکام نے مٹھی بھر نہتی عورتوں کے مقابلے میں طاقت کے استعمال کا انتہائی بھونڈا طریقہ اختیار کیا ہے۔ ان خواتین کو اگر اپنی یادداشت چیف جسٹس کو پیش کرنے کا موقع دے دیا جاتا تو یقیناً کوئی ناخوشگوار صورتحال رونما نہ ہوتی اور یہ خبر جس اہمیت کی حامل اب بن گئی ہے اور اس کے ذریعہ اسلام دشمن طاقتوں کو پروپیگنڈے کا جو سنہری موقع ہاتھ آگیا ہے اس کا کوئی امکان پیدا نہ ہوتا۔ یہ بلا جواز تشدد، اس گمان کو تقویت دیتا ہے کہ خواتین کے مظاہرے کی اس خبر کو ملکی اور عالمی سطح پر توجہ کا مرکز بنانے اور اسلام دشمن عناصر کو نفاذِ اسلام کی کوششوں کے خلاف ہم چوٹی کا موقع فراہم کرنے کے لیے یہ سب کچھ پہلے سے طے شدہ منصوبے کے مطابق کیا گیا۔

[illegible]

والے یا پارلیمنٹ میں اصغر خان جیسے لوگ شامل ہیں، یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے گھر کی خواتین کو اسلام اور اس کی حقانیت پر مطمئن کرنے میں ناکام کیوں رہے ہیں؟

روزنامہ جسارت کراچی

جیتی جاگتی زندگی ۔ مسز فرخ آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

وہ احسان فراموش نہیں

میں بچوں سے چڑنے لگی ہوں

کیا طاقت کی دوائیں نقصان دہ ہیں

ایک سوچ نہ غلطی

کیا بھول

جدہ ۔ راولپنڈی ۔ لاہور ۔ لندن ۔ بمبئی ۔ دہلی ۔ ڈھاکہ

ٹکٹ اور دوسری معلومات کے لئے

ہماری خدمات حاضر ہیں

M & J TRAVEL

1240 BAY STREET
TORONTO, ONTARIO M5R 2A7
TEL. 960-8348 / 960-8475

منتخب افسانہ

مسعود مفتی

دُعا

بازار میں میری دکان ہے چند سال پہلے تو صرف میں منیاری والا کہلاتا تھا مگر اب تو ترقی کرتے کرتے جنرل مرچنٹ بن گیا ہوں کیونکہ مجھے اپنا کاروبار وسیع کرنے کا خبط ہے، اور میں نت نئے تجربے کرتا رہتا ہوں۔ جس چیز سے ذرا بھی منافع کا امکان ہوتا ہے وہ لاکر دکان میں رکھ لیتا ہوں، اگر چل نکلی تو بہتر ورنہ چھوڑ دی۔ اسی وجہ سے میری دکان پر ہر قسم کے لوگ آتے ہیں، بچے، بوڑھے، مرد، عورتیں، امیر، غریب وغیرہ!

چند لوگ میرے مستقل گاہک ہیں، ان میں زیادہ تر پاس پڑوس والے ہیں۔ دکان سے چند قدم آگے جو موڑ ہے وہاں ایک گرجا ہے یا شاید کانونٹ بھی ہے، ان میں بہت سے پادری اور نن عورتیں بھی رہتی ہیں۔ یہ سب لوگ بھی میرے مستقل گاہکوں میں سے ہیں، اور تقریباً تقریباً آتے رہتے ہیں۔ یہ ایک دوسرے سے بات کرنے میں کسی کو فادر کہتے ہیں اور کسی کو برادر، اسی طرح عورتیں آپس میں مدر یا سسٹر کہہ کر خطاب کرتی ہیں۔ مجھے علم نہیں کہ کون کیا ہے میں تو ہر پادری کو "سر" اور ہر نن کو "مس صاحبہ" کہتا ہوں، کیونکہ مجھے اتنا پتہ ہے کہ نن عورتیں ساری عمر کنواری رہتی ہیں۔

میری دکان پر جو ننیں گرجے سے آتی ہیں ایک تو ذرا بیچ میں ادھیڑ عمر کی وجہ سے گوری چٹی اور خوبصورت ہیں اور پھر ان کا ڈھیلا ڈھالا سفید اور سیاہ لباس بھی خاص طرز کا ہے، اس لئے ادھر گرجے سے بچے یا دوسرے لوگ بھی اس وقت آجاتے ہیں اور میری تجارت کو اس طرح فائدہ پہنچتا ہے۔ دیکھنے میں وہ بڑی سنجیدہ ہوتی ہیں، ضرورت سے زیادہ بات نہیں کرتیں، فرمائشی چیز خریدنا ان کے لئے بالکل حرام ہے مگر چند ایک چھوٹی موٹی اشیاء سے ان کو دلچسپی ہوتی تھی۔ بس ان کے دام پوچھے پیسے دیئے یا اپنے اداروں کے حساب میں درج کرائے اور چل دیں۔ سوائے ایک نن کے جو ان سب سے بہت مختلف ہے۔

یہ ان میں سب سے چھوٹی عمر کی ہے کوئی بیس بائیس برس کی ہوگی، لیکن ان سب سے زیادہ خوبصورت اور صحت مند ہے یہ جب بھی اپنے گرجے کے ساتھیوں کے ساتھ آتی ہے تو بہت سنجیدہ اور کم گو ہوتی ہے اور ان کے ساتھ ہی چیزیں خرید کر جلدی سے واپس چلی جاتی ہے مگر جب اکیلی آتی ہے تو سودا خریدنے کے علاوہ بھی مجھ سے بات چیت کر لیتی ہے اور ہر بار کیا ہے اسے واپس جانے کی جلدی بھی نہیں ہوتی بلکہ کافی دیر تک ٹھہری رہتی ہے، اس وجہ سے یہ مجھے ان سب سے زیادہ پسند ہے۔

ایک دفعہ یہ میری دکان پر آئی تو کوئی گاہک نہ تھا اور میں اپنے سامنے کاؤنٹر پر تصویریں پھیلائے بیٹھا تھا یہ تصاویر فلمی اداکاروں کی تھیں تاکہ البم بنا لوں جس میں میری پسندیدہ ایکٹرسوں کے اچھے اچھے پوز ہوں، کوئی اور گاہک ہوتا تو میں شاید چھپا دیتا مگر اسے دیکھ کر میں نے تصاویر ویسے ہی رہنے دیں اور پوچھا۔

"کیا چاہئے مس صاحبہ؟"

"اوہ ٹافی" وہ میرا سوال نظر انداز کرکے بولی "یہ کیا کر رہا ہے؟"

"مس صاحبہ البم بنا رہا ہے"

"البم؟؟؟ وہ کیوں؟"

"مس صاحبہ دل خوش کرنے کو" میں نے ہنس کر کہا۔ "نو... نو... نو..." وہ شہادت کی انگلی سے منع کرتے ہوئے بولی "دل کو خوش کرنا بری (بڑی) بات ہے، یا بہت برا کام (بہت برا)۔"

"بری کیوں ہے مس صاحبہ؟" میں اس سے مذاق کے موڈ میں تھا۔

"یا بہت بری" اس نے پھر کہا، اور گلے میں لٹکی ہوئی صلیب کو ہاتھ میں پکڑ کر بولی "دل پر کنٹرول کرو۔ پاک کنٹرول"

"اور مس صاحبہ اگر دل نہ مانے" میں نے ہنس کر پوچھا۔

"تو دعا پڑھو"

"کونسی دعا؟"

"جاجا، بائیبل میں بہت دعا ہے دل کو مانے کو ہم خود پڑھتا ہے"

اس قسم کی باتوں کی وجہ سے وہ مجھے پسند تھی اور میں کئی ایسی چیزیں ... کرتا تھا، جو کسی دوسرے گاہک کے لئے ... کرتا، مثلاً اس کی عادت تھی کہ جب اکیلی آتی تو اپنی چیز خرید چکنے کے بعد دکان میں ادھر ادھر گھومتی رہتی، اور چیزوں کے بھاؤ پوچھتی رہتی، حالانکہ مجھے علم ہوتا تھا کہ اس کا خریدنے کا ارادہ نہیں ہے اگر کوئی دوسرا گاہک یہ حرکت کرتا تو مجھے سخت غصہ آتا مگر اس سے مجھے کبھی گلہ نہیں ہوا، میں جانتا تھا کہ نن عورتیں کبھی سرخی پاؤڈر وغیرہ نہیں خریدتیں، مگر جب وہ ان کے متعلق کچھ دریافت کرتی تو میں تفصیل سے بتایا کرتا اور مزے کی بات یہ تھی کہ اس کے زیادہ تر سوال انہی کے بارے میں ہوتے تھے۔

"وہ کیا ہے؟" وہ شیلف کی طرف اشارہ کرکے کسی خوبصورت سے ڈبے کی طرف اشارہ کرتی۔

"وہ کریم ہے مس صاحبہ"

"کریم کیا؟"

"یہ پاؤڈر ہوتا ہے"

"اچھا! ذرا دکھاؤ"

میں مطلوبہ شیشہ کی شیشی اٹھاتا، ڈبہ نکالتا، جھاڑن سے صاف کرتا اور اس کو دے دیتا۔ وہ اسے الٹ پلٹ کر دیکھتی، پسندیدگی سے اس کی چکنی سطح پر ہاتھ پھیرتی قیمت پوچھتی اور چپ چاپ مجھے واپس کر دیتی۔

"کوئی اور بھی بریلینٹ ہے" وہ پوچھتی۔

اسے چھوٹے بچوں سے بہت پیار تھا اس کی موجودگی میں اگر کوئی بچی آجاتی اور حیران ہو کر اس کے عجیب لباس سفید گھر یا لا اور گلے میں لٹکتی ہوئی چمکتی صلیب کو دیکھتی تو نن بے اختیار مسکرا دیتی اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتی اور پوچھتی۔

"بچہ کیا دیکھتا ہے"

بچی شرما کر ادھر ادھر ہو جاتی ہے۔

ایک دن ... سات سال کی ایک بچی آئی وہ بڑی خوبصورت اور گول مٹول تھی۔ اس کے نیم سنہری بال سنہری جھالر کی طرح ماتھے پر لٹک رہے تھے اور کچھ بے ترتیب بکھرے تھے ابھی وہ سودا لے ہی رہی تھی کہ وہ نن بھی آگئی اور کچھ دیر بچی کو دیکھتی رہی، پھر اس نے میرے شوکیس میں سے لال ربن ڈھونڈ نکالا، آدھ گز ربن کا ٹکڑا کاٹ کے خریدا اور لڑکی کے بالوں میں باندھ دیا، وہ بہت پیار سے اس بچی کو پیار کرتی، مگر وہ اپنا لال ربن جھوٹ موٹ سنوار رہی تھی کہ لگتا ہوئے کے لئے اتنی بے تاب تھی کہ جھجک کر اس کے بازوؤں میں سے نکل گئی۔ اور دکان سے باہر بھاگ گئی۔

کچھ عرصہ بعد ایک اور مزیدار واقعہ ہوا، میں ولایت سے نیل پالش کی کچھ مقدار میں کافی اور منگوا لی تھی، مگر اس کی فروخت کی رفتار بہت سست تھی، چنانچہ بچوں کو بہلانے کے لئے میں نے ایک نیا طریقہ سوچا کہ ڈھیلے والی رنگ کے گتے سے ایک ناخن پالش کی ایک شیشی کھولی، اور جو بچہ کوئی بھی سودا خریدنے آتا میں اس کے ایک انگلی کے ناخن پر پالش کر دیتا۔ شرط یہ تھی کہ جب انگلی باہر چلی آئے گی تو دوسری بھی انگلی رنگی جائے گی، بچے اچھی دوسری انگلیاں رنگنے کے لئے بار بار آتے، اور ان کے لئے سب سے آسان خریداری ٹافی یا ڈراپس ہوتی تھی میرا اسٹاک جلد جلد ختم ہونے لگا۔

ایک دن وہ نن اکیلی شاپنگ کرنے آئی تھی کہ اتنے میں چھ سات بچوں کا گروپ آگیا اور سب نے اپنے اپنے ہاتھ انگلیاں میرے سامنے پھیلا دیں، میں ہر کسی انگلی پر پالش کرتا مگر انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ دو دو ناخن رنگے جائیں، میں انکار تو کرتا رہا، اور وہ شور کرتے رہے، اس سارے تماشے کو نن بڑی دلچسپی سے دیکھتی رہی اور بچوں کی منت پوٹ پوٹ ہوتی رہی، بالآخر اس نے سفارش کی کہ اتنے بچوں کی آمد کی وجہ سے دو انگلیوں کا مطالبہ جائز تھا اب اس سفارش کو کون ٹال سکتا ہے، چنانچہ میں نے فوراً سب کی دو دو انگلیاں پالش کر دیں، بچے تالیاں بجا کر شور کرنے لگے اس مسرور ماحول میں مجھے نہ جانے کیا سوجھی کہ میں نے کہا "مس صاحبہ لایئے آپ کے ناخن پر بھی رنگ کر دوں۔"

وہ ہنسی سے دوہری ہو رہی تھی اور ہنستے ہنستے اس نے بے ساختگی سے ہاتھ آگے بڑھا دیا مگر جب میں نے برش ڈبو کر باہر نکالا تو اس نے ایک دم ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ اس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی اور وہ ہونٹ چبانے لگی۔

میں نے ہنس کر کہا "مس صاحبہ آپ اچھے بائیبل کی دعائیں پڑھ رہی ہیں کیا؟"

مگر اس نے خوفزدہ سی ہوکر گلے میں لٹکی ہوئی صلیب کو تھاما، انگلی سے کچھ اشارہ سا سینے پر کیا اس کا نشان بنایا اور لفٹ کیا کرتی ہوئی مکان سے نکل گئی۔

کافی عرصہ بعد ایک دن کوئی گاہک نہیں تھا اور میں دیوار میں چھوٹا دروازہ کھول کر اندر گودام میں چیزیں درست کر رہا تھا وہاں نسبتاً تاریکی تھی مجھے اندر سے مکان کا کافی حصہ نظر آتا تھا۔ سامان رکھتے رکھتے میں نے ایک دفعہ نگاہ اٹھائی۔ تو وہ کالا لباس پہنے شوکیس کے سامنے نقلی موتیوں کا ایک ہار دیکھ رہی تھی، میں اندر کھڑا خاموشی سے اسے دیکھتا رہا کچھ دیر ادھر دیکھنے کے بعد اس نے ہار کو ساتھ والے شیلف سے ایک شیشہ اٹھایا اور اس میں اپنا چہرہ دیکھنے لگی۔ پھر آہستہ سے سر کا کپڑا ذرا اوپر کھسکایا اور شیشے میں اپنے بال دیکھنے لگی، مگر جیسے ہی میری آہٹ سنائی دی اس نے شیشہ رکھ دیا اور گودام کے دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔ میں باہر آیا تو اس کے ہونٹ ہل رہے تھے غالباً زیر لب دعا پڑھ رہی تھی، پھر اس نے تیزی سے خاموشی سے کچھ سوئیاں اور دھاگے خریدے اور چلی گئی۔

ایک روز دوپہر کو دکان پر اکیلی آئی اس کو جو اشیاء درکار تھیں وہ لانے کے لئے میں نے ملازم کو گودام میں بھیجا اور خود کاؤنٹر کے پاس کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا، اتنے میں ایک فوجی سپاہی دکان میں داخل ہوا اور اس نے مجھ سے ڈبل روٹی مانگی!

میں نے بکس کھول کر ڈبل روٹی نکالی اور حسب عادت دبا کر دیکھنے کے لئے چھری اٹھائی مگر اس نے مجھے اشارے سے روک دیا، ہاتھ میں ڈبل روٹی کو دبایا اور کہنے لگا یہ ڈبل روٹی سخت ہے کوئی دوسری نرم کی دی جائے۔ میں نے ایک اور نکالی، فوجی نے اسے ہاتھ میں پکڑ کر دبایا تو اس کی انگلیاں اندر دھنس گئیں وہ کہنے لگا۔

"وہ اصل مجھے یہ کل استعمال کرنی ہے اور یہ کل تک بالکل ڈبل روٹی بن جائے گی، اس سے کوئی اور ڈھونڈ شاید اس سے بھی نرم مل جائے۔"

دوسرا بکس کھول کر میں بالکل تازہ ڈبل روٹی نکال لایا، جو بہت نرم تھی۔

فوجی نے اسے ہاتھ میں پکڑ کر دبایا تو اس کی انگلیاں اس میں تقریباً غائب ہو گئیں، ڈبل روٹی بالکل پچک گئی۔ ساتھ ہی اس کا چہرہ مسکراہٹ سے جو بشاشت کی اسے دیکھ کر لگتا کہ وہ میدان سے باہر جھانک رہا تھا اس نے اپنی گرفت ڈھیلی کی، اور ایک دو بار پھر دبا کر کہنے لگا۔

"یہ ٹھیک ہے"

جب اس نے ڈبل روٹی چھوڑ دی تو اس کے پچکے ہوئے حصے آہستہ آہستہ باہر کو ابھر رہے تھے!

حقیقی دیر فوجی نے اپنی اپنے مضبوط ہاتھوں کی سخت گرفت میں نرم ڈبل روٹی کو کھینچا اور وہ نن ٹکٹکی باندھے اس ہاتھ کو دیکھتی رہی، اور اس کے رخساروں پر سرخی ابھرنے لگی۔

میں نے لفافے میں ڈبل روٹی ڈال کر فوجی کو دی اور وہ چلا گیا، جب میں نن کی طرف متوجہ ہوا تو اس کا چہرہ سرخ تھا اور ہونٹ تیزی سے ہل رہے تھے۔ سودا لے کر اس نے مجھے پیسے دیئے تو اس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے اور وہ لگا تار چلا رہی تھی۔

اگلے دن آکر میں نے دکان کھولی ہی تھی کہ میں نے دیکھا وہ سامنے سے سڑک عبور کر کے آرہی ہے اور وہ سیدھی دکان کی طرف آئی تو مجھے تعجب ہوا کیونکہ وہ کبھی اتنا سویرے نہ آئی تھی۔

میں نے ہنس کر کہا "مس صاحبہ گڈ مارننگ" اس نے بولنے کی بجائے صرف سر ہلا کر جواب دیا عام طور پر جب وہ اکیلی آتی تھی تو کھل کر بات چیت کرتی تھی مگر اس روز وہ خاموش اور سرا سیمہ سی تھی جب وہ کاؤنٹر کے قریب آئی تو اس کا چہرہ ایسا لگا جیسے وہ دنوں سے مریض ہو۔ آنکھوں میں مشتبہ بیماری کے کچھ ذرات تھے، اور ان کے گرد کالے حلقے رخساروں کو چھو رہے تھے میرے قریب آکر اس نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور اپنے تو لئے اوزار کا جواب پوچھا میں کاپی نکال کر حساب لگا رہا تھا دیکھنے لگا تو وہ کھڑی سیٹ میں انگلیاں پیچ رہی تھی۔

"مس صاحبہ آپ کو چار سو گیارہ روپے ۵ پیسے دینے ہیں" اس نے چپ چاپ تہہ کئے ہوئے ... میں سے ایک رومال نکالا جو ... کا بنڈل تھا، اس کے پاس ... اتفاق تھا، ان نوٹوں سے اس نے ... دو روپے کا نوٹ اور ایک پانچ روپے کا نوٹ نکالا اور اسے بھی کاؤنٹر پر رکھ دیا۔

دراز کھول کر باقی پیسے نکالتے نکالتے میں نے پوچھا، "اور کچھ چاہئے مس صاحبہ؟"

اس نے ایک جھرجھری سی لی اور جواب دینے کی بجائے ہونٹ بھینچ کر نفی میں سر ہلا دیا۔

میں نے باقی پیسے واپس کئے تو پچاس پیسے کا ایک سکہ اس کے ہاتھ سے گرا اور کنارے کے بل لڑھکتا ہوا میرے پیچھے سرک گیا، وہاں سے نیچے گرا اور لڑھکتا لڑھکتا اس شیلف سے جا ٹکرایا جس میں پاؤڈر اور سرخی وغیرہ رکھے تھے، میں وہاں تک گیا جھک کر سکہ اٹھایا اور جب مڑنے لگا تو نن اس شیلف کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی، کاؤنٹر کے پاس واپس آکر میں پچاس پیسے کا سکہ اسے دینے لگا مگر اس نے لینے کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا بلکہ ایک بڑی عجیب سی حرکت کی۔

اس نے نوٹوں کے بنڈل سے دس روپے کا ایک اور نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیا باقی نوٹ دوسرے پاس کرکے سوٹ میں کہیں چھپا لئے اور پھر دروازے کی طرف دیکھا وہاں کوئی نہ تھا وہ میری طرف بڑھی کاؤنٹر کے پاس والا تختہ اٹھا کر اندر گھس آئی، میرے پاس سے گزر کر شیلف تک گئی، جلدی سے شیشے کا دروازہ کھولا، پاؤڈر کے ڈبے اور عطر اور ناخن پالش کی دو شیشیاں اٹھائیں الماری کھلی چھوڑ کر جلدی سے واپس مڑی اور بھاگتی ہوئی باہر نکل گئی۔

اس واقعے کو کئی ماہ گزر چکے ہیں مگر اس واقعے کے بعد وہ اس علاقے میں مجھے نظر نہیں آئی نہ معلوم کہاں چلی گئی ہے میں نے کئی مرتبہ دوسری نن عورتوں سے اس کے متعلق دریافت بھی کیا مگر جب بھی اس نن کا ذکر کرتا ہوں تو وہ مجھے کوئی جواب نہیں دیتیں بلکہ گلے میں لٹکی ہوئی صلیب کو تھام لیتی ہیں شہادت کی انگلی سے سینے پر کراس کا نشان بناتی ہیں اور ان کے ہونٹ تیزی سے ہلنے لگتے ہیں۔

ہر قسم کی ایشین گروسری

HAJI & BROTHERS

- Veal
- Goat Meat
- Beef
- Chicken
- Lamb
- Rice
- Flour
- Daals
- Spices
- Pickles

حلال گوشت

دالیں، مصالحہ جات - آٹا - پاکستانی باسمتی چاول - اچار، چٹنیاں - ادویہ

ڈبوں میں بند ہر قسم کی خوراک ہول سیل قیمتوں پر دستیاب ہے

Phone: (416) 261-0505

HAJI & BROTHERS
116 ANACONDA AVE.
SCARBOROUGH

fortnightly
al-Hilal
Vol.11 No.24 50 ¢
March 10, 1983
Phone: 424-1989, 493-4374

338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

Editor: S. Sajjad Hyder
Managing Director: M. Lateef Owaisi

هر ایرے غیرے کو ملکی معاملات میں رہنمائی کا حق نہیں دیا جاسکتا۔ ابھی یہ طے نہیں ہوا کہ عام انتخابات جماعتی بنیاد پر ہونگے یا غیر جماعتی بنیاد پر

محبِ وطن اہل نمائندوں کے انتخاب کو یقینی بنایا جائے گا۔ ضیاء

الیکشن بہرحال کرائے ہونگے مناسب وقت پر سیاسی سرگرمیاں بحال کردی جائیں گی

سیاسی ڈھانچے پر دبنگ کے تمام شعبوں کی رائے لی جاسکتی ہے

بلدیات کو انتخابی ادارہ نہیں بنایا جائے گا سیاسی جماعتوں کو رجسٹریشن کے لئے ایک اور موقع دیا جاسکتا ہے

لاہور ——— صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے کہا ہے کہ حکومت ہر ممکن طریقے سے یہ اہتمام کرے گی کہ آئندہ عام انتخابات میں عوام محب وطن اہل اور باصلاحیت نمائندوں کا انتخاب کریں۔ [illegible]

[illegible]

جماعت اسلامی اور تحریک استقلال فوج سے تصادم کے خلاف ہے

کوئی دوسرا آگیا تو حالات مزید بگڑ جائیں گے۔ میاں طفیل محمد

ایم آر ڈی کی جماعتوں سے مفاہمت کی جائے۔ قصوری

لاہور ——— تحریک استقلال [illegible]

[illegible]

عراقی مجاہدین نے کراچی اور لاہور میں دھماکے کرنے کی ذمہ داری قبول کرلی

بیروت ——— (رائٹر) عراقی مجاہدین نامی ایک تنظیم نے کراچی میں فرانس کے پانچ دفاتر میں بموں کے دھماکے کرنے کی ذمہ داری قبول کی ہے [illegible]

[illegible]

لاہور کے ۱۵ لاکھ شہریوں نے پتنگیں اڑائیں اور لوٹیں

ایک کروڑ روپے میں بسنت منائی گئی

صرف ۶۰ افراد زخمی ہوئے

لاہور ——— [illegible]

[illegible]

لیاقت آباد میں صورتحال معمول پر ہے فرقوں کے درمیان کوئی کشیدگی نہیں

[illegible]

کراچی ——— [illegible]

[illegible]

مسودہ قانون شہادت منظور کرلیا گیا

قرآن و سنت کے مطابق شہادت میسر نہ ہونے پر عدالت مناسب فیصلہ کریگی

اسلام آباد ——— مجلس شوریٰ نے آج اتفاق رائے سے قانون شہادت آرڈیننس ۱۹۸۲ء کا مسودہ منظور کرلیا [illegible]

[illegible]

پاکستان اسلحہ سمیت روس کی ہر امداد قبول کرنے کو تیار ہے

ہمیں فوری طور پر روسی حملے کے خطرے کا سامنا نہیں ہے۔ وزیر خارجہ کا بیان

لاہور ——— [illegible]

[illegible]

"الذوالفقار" حکومت کا ڈھونگ ہے۔ نواب اشرف

[illegible]

پاکستان میں مزید مذہبی مجالس

اسلام آباد ——— پاکستان [illegible]

[illegible]

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان

پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو (کینیڈا)

سالانہ زرِ خریداری (برائے الہلال) ۱۷ ڈالر
سالانہ زرِ خریداری (برائے کریسنٹ) ۱۷ ڈالر
سالانہ زرِ خریداری (برائے الہلال و کریسنٹ) ۲۸ ڈالر

Name ....
Address ....
....
....
Postal Code .... Telephone ....

زرِ خریداری کا چیک "کریسنٹ" کے نام لکھیے اور پتہ ذیل پر بھیجیے!
338 Hollyberry Trail, Willowdale, Toronto, Ontario
Canada M2H 2P6 Phone: (416) 424-1989/493-4374

اگر آپ اسلامی تحریک کا بین الاقوامی ترجمان "کریسنٹ" (انگریزی) بطور نمونہ حاصل کرنا چاہیں تو یہاں نشان لگا دیجیے
→